(قسط ۲)

عربی لٹریچر میں قدیم ہندوستان

جناب خورشید احمد فارق صاحب صدر شعبۂ عربی و فارسی دہلی یونیورسٹی

• گذشتہ سے پیوستہ •

روزہ

بیرونی[۱]:-

ہندوؤں کے مذہب میں روزے فرض نہیں بلکہ نوافل کی حیثیت رکھتے ہیں اور ثواب کی خاطر رکھے جاتے ہیں، روزہ کی حقیقت یہ ہے کہ ایک مقررہ مدت تک کھانے سے باز رہا جائے شکل اور مدت کے اعتبار سے روزہ کی مختلف قسمیں ہیں:-

متوسط درجہ کے روزہ کی شکل یہ ہے کہ روزہ رکھنے والا روزہ کا دن مقرر کرے اور جس کی خاطر روزہ رکھنا چاہتا ہے، خواہ وہ خدا ہو، خواہ فرشتہ (دیوتا) یا کوئی دوسری ہستی، اُس کا خیال دل میں بسالے، روزہ سے ایک دن پہلے دوپہر کے وقت کھانا کھائے، دتون کرے اور اگلے دن کے روزہ کی نیت کرلے اور کھانے سے باز رہے، اگلے دن یعنی روزہ والی صبح کو دوبارہ دتون کرے، نہائے اور اس دن کی ذمہ داریاں انجام دے، ہاتھ میں پانی لے کر چاروں طرف چھڑکے اور جس کی خاطر روزہ رکھا ہے اس کا نام زبان سے لیتا رہے اور اگلے دن صبح تک کچھ نہ کھائے، جب سورج طلوع ہو تو اس کو اختیار ہے چاہے روزہ کھول لے، چاہے دوپہر تک رُکا رہے، اتنی مدت تک

---

[۱] کتاب الہند صفحہ ۲۶۴

کھانے سے اجتناب اوپ باس (اُپُواس) یعنی روزہ کہلاتا ہے، کیونکہ اگر وہ آج دوپہر سے کل دوپہر تک بھی کھانے سے پرہیز کرے تو اس کو روزہ نہیں یک نکد (یکنکت) کہتے ہیں۔

روزہ کی ایک قسم پَراک ہے' اس کی صورت یہ ہے کہ تین دن مسلسل دوپہر کے وقت کھانا کھائے پھر مسلسل تین دن تک رات کو کھانا کھائے' اس کے بعد تین دن مسلسل روزہ رکھے اور اس دوران کھانے سے مکمل اجتناب کرے۔

ہندوؤں کے ہاں ہر ماہ کے نصف اوّل کا آٹھواں اور گیارھواں دن بالعموم روزہ کا دن ہوتا ہے' لون کا مہینہ جو منحوس خیال کیا جاتا ہے مستثنیٰ ہے۔

روزہ کی ایک قسم چندراین ہے' اس کا طریقہ یہ ہے کہ پورے چاند کے دن روزہ رکھے' اگلے دن منہ بھر کر ایک لقمہ کھائے، دوسرے دن منہ بھر کر دو لقمے' تیسرے دن تین لقمے' اسی طرح بڑھاتا جائے حتیٰ کہ اماوس کا دن آجائے' اس دن بھی روزہ رکھے' پھر ایک ایک لقمہ کم کرتا جائے یہاں تک کہ پورن ماشی تک کل لقمے ختم ہوجائیں۔

روزہ کی ایک قسم ماسواس (ماسُپَواس) ہے' یہ ایک ماہ کا مسلسل روزہ ہوتا ہے' ماسواس کے روزوں کا اگلے جنم میں ثواب ملتا ہے، ہر ماہ کے روزوں کے ثواب کی نوعیت مختلف ہے۔

• اگر جیٹھ کے سارے مہینہ روزے رکھے تو دولتمند ہو اور ہونہار اولاد کی خوشیاں دیکھے، اگر بیساکھ کے سارے مہینہ روزے رکھے تو اپنے قبیلہ کا لیڈر بنے اور لشکر میں اس کی دھاک اور عزت ہو۔

اگر سارے چیت کے روزے رکھے تو من چاہی عورتیں ملیں۔

اگر سارے اساڑھ روزے رکھے تو خوش حال ہو۔

اگر سارے ساون روزے رکھے تو عالم بنے۔

اگر سارے بھادوں روزے رکھے تو تندرستی' بہادری' دولتمندی اور مویشیوں کی دولت سے مالا مال ہو۔

اگر سارے کنوار روزے رکھے تو ہمیشہ دشمنوں پر فتحیاب ہو۔

اگر کاتک بھر روزے رکھے تو معزز و سربلند ہو اور مقاصد میں کامیابی حاصل کرے۔
اگر اگھن بھر روزے رکھے تو نہایت عمدہ اور شاداب ملک میں ولادت ہو۔
اگر پوس بھر روزے رکھے تو اونچا خاندان پائے۔
اگر سارے ماگھ روزے رکھے تو خوب دولت پائے۔
اگر پھاگن بھر روزے رکھے تو ہر دلعزیز ہو۔
جو شخص سال بھر روزے رکھے اور اس اثنا میں صرف بارہ بار افطار کرے تو دس ہزار برس جنت میں قیام کرے اور پھر اس کا جنم ایک معزز، شریف اور اچھے خاندان میں ہو۔

حج (یاترا)

بیرونی[1]:-

ہندوؤں کے مذہب میں حج فرض نہیں ہے بلکہ فضیلت اور ثواب کا کام ہے، حج کا طریقہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مقدس مقام، متبرک مورتی، یا پاک دریا کا سفر کرے، وہاں جاکر غسل کرے، مورتی کے سامنے حاضر ہو اور اس کو نذرانہ دے، خدا کی حمد و ثنا کرے اور اس سے دعا میں مشغول ہو، روزہ رکھے برہمنوں اور مورتی کے پجاریوں نیز دوسرے لوگوں کو خیرات دے، سر اور داڑھی منڈائے پھر گھر لوٹ آئے۔

مقدس تالاب

ہندو ہر اُس جگہ جس میں کوئی خوبی ہوتی ہے تالاب بنالیتے ہیں اور وہاں اشنان کے لئے جاتے ہیں، تالاب بنانے کے فن میں ہندو بڑے ماہر ہیں، اس فن کو انھوں نے اتنی ترقی دی ہے کہ ہمارے ہم قوم جب ان کے بنائے ہوئے تالاب دیکھتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں اور ان جیسے تالاب بنانا تو درکنار ان کے بنا کردہ تالابوں کو بیان تک نہیں کرسکتے....

---

[1] کتاب الہند ص۲۵۲ - ص۲۵۵ -

ہندوؤں کے مقدس تالاب کوہ میرو[1] کے آس پاس ٹھنڈے پہاڑوں پر واقع ہیں، باج پران اور مچ پران دونوں میں ہے کہ میرو پہاڑ کے دامن میں ارہٹ نامی ایک بہت بڑا حوض ہے جس کا پانی چاندی کی طرح شفاف ہے، اس حوض سے ایک بے حد پاک دریا زنب نکلتا ہے اور خالص سونے پر سے ہو کر گذرتا ہے۔

شویت پہاڑ پر اودتر مانس نامی تالاب ہے، اس کے گرد بارہ مزید حوض ہیں، ان میں سے ہر ایک، ایک چھوٹے سمندر کے برابر ہے، ان حوضوں سے شانتی اور مدتوی دریا نکل کر کنبرش تک جاتے ہیں۔

نیل پہاڑ کے پاس پبوذ نامی تالاب ہے جس میں کنول پائے جاتے ہیں۔

نشد (نشدہ) پہاڑ کے پاس بشن پد (وشنو پد[2]) نامی تالاب ہے، سرستی ندی اسی تالاب سے نکلتی ہے، ایک دوسری ندی گندھرب (گندھروی) کا سرچشمہ بھی یہی تالاب ہے۔

کیلاش پہاڑ پر مند نامی ایک بڑا تالاب ہے، اس سے دریائے مندا کسن (مندا کنی[3]) نکلتا

کیلاش کے پورب دکھن لوہت پہاڑ ہے جس کے دامن میں لوہت نامی تالاب واقع ہے جس سے لوہت ندی نکلتی ہے۔

کیلاش کے دکن میں سر پوشد پہاڑ ہے جس کے دامن میں مانسو (مانس[4]) نامی تالاب ہے اس سے دریائے سرج نکلتا ہے۔

کیلاش کے پچھم میں ارن (ارون) پہاڑ ہے جہاں ہمیشہ برف جمی رہتی ہے، اس پر چڑھنا ناممکن ہے، اس کی جڑ میں ایک تالاب ہے شیلود جس سے شیلود نامی دریا نکلتا ہے۔

کیلاش کے اتر میں کور پہاڑ ہے، اس کے دامن میں واقع ہوئے تالاب کا نام چندر پربھ ہے، ا

---

[1] کوہ میرو سے ہمالیہ پہاڑ مراد ہے جو ہندوؤں کے عقیدہ کے مطابق دیوتاؤں کا مسکن ہے اور جس کے گرد سورج گردش کرتا ہے۔ انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجنس اینڈ ایتھکس، نیویارک ۱۹۵۵ء ۸/۱۳۱۔

[2] وشنو کا نقش پا۔ [3] دریائے گنگا۔ [4] یہ تالاب تبت میں بتایا جاتا ہے۔

لفظ کے معنی ہیں سونے کی ریت والا' اسی تالاب کے پاس راجہ بھگیرت نے تارک الدنیا ہو کر درویشی اختیار کی تھی۔

مشہور تیرتھ گاہیں

بارانسی

ہندوؤں کے متعدد مقامات ہیں جن کو مذہباً مقدس سمجھا جاتا ہے' ان میں سے ایک شہر بارانسی ہے' تارک الدنیا اور درویش قسم کے لوگ یہاں آکر بس جاتے ہیں جس طرح کعبہ کے عاشق مکہ میں' ان کی تمنا ہوتی ہے کہ بارانسی میں ان کی جان نکلے تاکہ آخرت سنبھل جائے، ان کا خیال ہے کہ خون کرنے والا اپنے جرم کی سزا پائے گا لیکن اگر وہ بارانسی چلا جائے تو اُس کی مغفرت ہو جائے گی۔

تھانیسر (کرکشیترا)

دوسرا مقدس مقام تھانیسر ہے، اُس کو کُرکشیترا کہتے ہیں یعنی کُر کا علاقہ' کُر ایک صالح' تارک الدنیا کسان تھا، وہ اپنی روحانی قوت سے حیرت انگیز کام کیا کرتا تھا' یہ علاقہ اسی کی طرف منسوب ہو کر مقدس ہو گیا' پھر ایسا اتفاق ہوا کہ مہابھارت کی لڑائی میں باسدیو نے وہاں کارہائے نمایاں انجام دیئے اور مفسدوں کا خاتمہ کیا' اس وجہ سے تھانیسر کا مرتبہ بلند ہو گیا۔

متھرا

مقدس مقامات میں شہر متھرا بھی ہے جہاں بڑی تعداد میں برہمن موجود ہیں، اس کی تعظیم کا سبب یہ ہے کہ باسدیو (واسودیو) یہاں پیدا ہوا تھا اور اس کے قریب نندکول میں اس کی تعلیم و تربیت ہوئی تھی، آج کل لوگ کشمیر کی یاترا کرتے ہیں، ملتان کا بُت جب تک تباہ نہیں ہوا تھا ہندو اس کی زیارت کرنے جاتے تھے۔

واجب التعظیم' مبارک اور منحوس دن

بیرونی[1] ...

دنوں کو ایک دوسرے پر اُن صفات کی وجہ سے فضیلت حاصل ہوتی ہے جن سے وہ متصف

---

[1] کتاب الہند۔ ص ۲۹۰ سنہ ۲۹۴ء۔

ہوتے ہیں مثلاً ہندوؤں کے ہاں اتوار کو ہفتہ کا ابتدائی دن ہونے کے باعث وہی فضیلت حاصل ہے جو جمعہ کو مسلمانوں میں ہے۔

ہندوؤں کے واجب التعظیم دنوں میں اماوس اور پورنمہ کے دن ہیں، اماوس کو اس وجہ سے فضیلت حاصل ہے کہ اس دن چاند کی روشنی بالکل ختم ہو جاتی ہے اور پورنمہ کو اس وجہ سے کہ وہ اپنی پوری آب و تاب پر ہوتا ہے، برہمن ثواب کی خاطر ہمیشہ آگ پر قربانیاں کرتے ہیں۔ اور کھانے کی چیزوں میں سے جو حصہ فرشتوں کا آگ میں ڈالا جاتا ہے وہ اماوس سے پورنماشی کے دن تک چاند کے پاس جمع ہوتا رہتا ہے اور پورنماشی سے اماوس تک ان میں بانٹ دیا جاتا ہے۔

(۱) بیساکھ کی تیسری تاریخ جسے کشر یتا کہتے ہیں، اس دن کرتا جگ[۱] (دور خیر و فلاح) کی ابتدا ہوئی۔

(۲) کاتک کی نویں تاریخ، اس دن تریتا جگ[۲] کی ابتدا ہوئی۔

(۳) ماگھ کی پندرھویں تاریخ، اس میں دواپر جگ[۳] کی ابتدا ہوئی۔

(۴) کنوار کی تیرھویں تاریخ، اس میں کل جگ[۴] (دور نحوست و ابتلا) کی ابتدا ہوئی۔

سارے واجب التعظیم ایام میں خیر خیرات کرنے سے ثواب ملتا ہے۔

مُبارک اوقات

مُبارک اوقات میں سورج گرہن اور چاند گرہن کے اوقات ہیں، ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ اس وقت ساری دنیا کا پانی گنگا کے پانی کی طرح پاک ہو جاتا ہے، سورج اور چاند گرہن

---

[۱] ہندوؤں کے عقیدہ کے مطابق دنیا کی چار عمروں میں سے پہلی عمر جو سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار برس کے بقدر تھی۔

[۲] دنیا کی دوسری عمر جو بارہ لاکھ چھیانوے ہزار سال کے بقدر تھی۔ [۳] دنیا کی تیسری عمر جو آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار برس تک چلی۔

[۴] دنیا کی چوتھی یا موجودہ عمر جو چار لاکھ تیس ہزار سال تک رہے گی، اس کی ابتداء تین ہزار ایک سو دو قبل مسیح میں ہوئی تھی۔

ڈکشنری آف ہندو مائتھالوجی، ڈاؤسن صفحہ ۳۲۹ و ۱۴۹۔

فضیلت کا یہ حال ہے کہ بہت سے ویش اور شودر ثواب اور نجات کی امید میں اس وقت خودکشی کر لیتے ہیں، برہمنوں اور چھتریوں کے لئے خودکشی کرنا ممنوع ہے اس لئے وہ ایسا نہیں کرتے۔
وہ اوقات جن میں عملاً گرہن نہ ہو لیکن اصولاً ہو سکتا ہے وہ بھی مرتبہ میں اوقات گرہن کے حامل ہیں۔

منحوس دن

(۱) ترِی ہسپک، اس کے معنی ہیں چاند کا ایک دن میں تین منزلوں میں داخل ہونا، ہندوؤں کی رائے میں ایسا دن منحوس ہوتا ہے، اس سے برا شگون لیا جاتا ہے اور اس دن خیر خیرات کی جاتی ہے

(۲) اُنراتر۔ جب ایام طلوعی، ایام شمسی اور ایام قمری کے نقصان کی مجموعی مقدار ایک دن کے برابر ہو تو اس کو اُنراتر کہتے ہیں، یہ دن بھی منحوس خیال کیا جاتا ہے، اس میں بھی دان کرنے سے ثواب ملتا ہے۔

(۳) چیت اور پوس کے ہر نصف کا دوسرا دن۔
(۴) جیٹھ اور پھاگن کے ہر نصف کا چوتھا دن۔
(۵) ساون اور بیساکھ کے ہر نصف کا آٹھواں دن۔
(۶) اساڑھ اور کنوار کے ہر نصف کا آٹھواں دن۔
(۷) ماگھ اور بھادوں کے ہر نصف کا دسواں دن۔
(۸) کاتک کے ہر نصف کا بارھواں دن۔

بعض منحوس اوقات جن میں خیر خیرات سے ثواب نہیں ملتا :

(۱) زلزلہ کا وقت، ہندو اس وقت کی نحوست ٹالنے کے لئے اپنے گھروں کے آبخورے زمین پر مار کر توڑ ڈالتے ہیں۔
(۲) عمارت یا پہاڑ گرنے کا دھماکا۔ (۳) ستارے ٹوٹنا۔
(۴) آسمان کا لال ہونا۔ (۵) بجلی گرنا۔
(۶) دُم دار ستاروں کا نکلنا۔

(۷) غیر معمولی حالات کا پیدا ہونا مثلاً جنگلی جانوروں اور درندوں کا بستیوں میں گھس پڑنا بے وقت کی بارش ہونا، درختوں میں بے وقت پتے نکلنا۔

تہوار

بیرونی[1]:-

ہندؤوں کے بیشتر تہوار اور میلے عورتوں اور بچوں کے لئے ہوتے ہیں۔

چیت کی دوسری تاریخ کشمیریوں کا تہوار ہے جسے اگدُوس کہتے ہیں، یہ اس فتح کی یاد میں منایا جاتا ہے جو شاہ کشمیر مُتّی نے ترکوں کو شکست دے کر حاصل کی تھی، ہندوؤں کا خیال ہے کہ مُتّی سارے عالم کا بادشاہ تھا، ہندو اپنے اکثر راجاؤں کو ساری دنیا کا بادشاہ قرار دیتے ہیں....

چیت کی گیارھویں کے تہوار کا نام چیت ہنڈولی ہے، اس دن باس دیو (واسو دیو) کے مندر میں جمع ہو کر اس کی مورتی کو جھولا جھلاتے ہیں اور اسی طرح سارا دن گھروں میں (اس کی مورتی کو) جھولا جھلایا جاتا ہے اور خوشی منائی جاتی ہے۔

چیت کی پورنماشی کے دن کا نام بہند ہے، یہ عورتوں کا تہوار ہے، اس دن وہ خوب سنگھار کرکے شوہروں سے تحفوں کی فرمائش کرتی ہیں۔

چیت کی بائیسویں تاریخ کا نام چیت جشت ہے، یہ تہوار بھگبت (بھگوتی) کے نام پر منایا جاتا ہے، اس روز اشنان کرکے ہندو خیرات کرتے ہیں۔

تیسری بیساکھ عورتوں کا تہوار ہے، اس کو گور تر کہتے ہیں، گور ہمالہ کی بیٹی کا نام تھا جو مہادیو[2] کی بیوی تھی، اس دن عورتیں اشنان کرکے سنگھار کرتی ہیں اور گور کی مورتی کو سجدہ کرتی ہیں۔ اس کے سامنے چراغ جلاتی ہیں اور اس کو خوشبو بھینٹ کرتی ہیں، اس دن کھانا نہیں کھاتیں۔ اور جھولا جھولتی ہیں، دوسرے دن صبح کو خیرات کرکے کھانا کھاتی ہیں۔

---

[1] کتاب الہند ص۲۸۶ ، ص۲۸۹ ۔ [2] مہادیو شو کا دوسرا نام ہے اور یہ ہندؤں کا سب سے بڑا خدا مانا جاتا ہے۔

دسویں بیساکھ کو وہ برہمن جن کو راجہ طلب کرتے ہیں کھلے میدانوں میں جاتے ہیں اور پانچ دن یعنی پورنماشی تک قربانی کے لئے سولہ مختلف جگہ آگ جلاتے ہیں، ہر چار آگیں الگ الگ جگہوں پر ایک ایک برہمن کی زیر نگرانی جلائی جاتی ہیں، یہ اس لئے تاکہ ان کی تعداد ویدوں کے برابر ہو جائے، سولھویں دن برہمن گھر لوٹ آتے ہیں۔

اسی مہینہ میں استوائے ربیعی ہوتا ہے جسے بسنت کہتے ہیں، حساب سے اس دن کو دریافت کرکے تہوار مناتے ہیں اور برہمنوں کی ضیافت کرتے ہیں۔

دیوالی

یکم کاتک کو جب چاند اور سورج برج میزان میں یکجا ہوتے ہیں تو دیوالی منائی جاتی ہے، اس دن ہندو اشنان کرکے اچھے اچھے کپڑے پہنتے ہیں اور ایک دوسرے کو پان اور سپاری کے تحفے دیتے ہیں اور سوار ہو کر خیر خیرات کرنے مندروں کو جاتے ہیں اور دوپہر تک کھیلتے کودتے اور خوشیاں مناتے ہیں، رات کو اس کثرت سے ہر جگہ چراغ جلاتے ہیں کہ ساری فضا منور ہو جاتی ہے، اس تہوار کا سبب یہ ہے کہ ہر سال آج کے دن باسدیو کی بیوی لکشمی راجہ بیروجن (*Virochana*) کے لڑکے بل کو جو ساتویں زمین میں قید ہے آزاد کرتی ہے اور دنیا میں نکال لاتی ہے، اس لئے اس دن کو بل راج کہتے ہیں یعنی بل کی حکومت، ہندوؤں کا خیال ہے کہ بل کرتا جگ یعنی خیر و فلاح کے دور میں تھا اور وہ اس لئے خوشیاں مناتے ہیں کہ آج کا دن اس کے آنے سے کرتا جگ کے مشابہ ہو گیا ہے۔

ہندوؤں کی مشہور مذہبی اور اخلاقی کتابیں

وید خدا کا کلام

بیرونی[1]

وید[2] کے معنی ہیں نامعلوم کو جاننا، ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ وید خدا کا کلام ہے جو برہمن کی

---

[1] کتاب الہند ص ۱۲۳-۱۲۶۔ [2] ہندو مذہب کی بنیادیں اسی کتاب پر قائم ہیں، اس کے چار حصے ہیں تین پرانے اور ایک نیا۔ مستند راسئے کے مطابق اس کا زمانہ تصنیف پندرہ سو سے ہزار سال قبل مسیح ہے۔ ڈاؤسن ص ۲۲۴، ۲۲۵۔

زبان سے نکلا ہے، برہمن بغیر معنی اور مطلب سمجھے وید کی تلاوت کرتے ہیں، اور اسی طرح بے سمجھے اس کی تعلیم بھی حاصل کرتے ہیں، بہت کم لوگ وید کی تفسیر جانتے ہیں اور ایسے اور بھی کم ہیں جو اس کے معانی و مطالب سمجھنے میں بحث و استدلال یا مناظرہ کے اصولوں سے کام لیتے ہوں۔

برہمن، چھتری کو وید کی تعلیم دیتے ہیں لیکن چھتری کو اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ کسی کو حتی کہ برہمن تک کو اس کی تعلیم دے، ویش اور شودر کے لئے وید سننا تک جائز نہیں، وید میں اوامر و نواہی نیز ترغیبی اور ترہیبی مضامین پائے جاتے ہیں، اس کا بیشتر حصہ تسبیحی اور آگ پر ہونے والی بے شمار قربانیوں کی تفصیلات پر مشتمل ہے .... ہندو وید کا لکھنا جائز نہیں قرار دیتے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وید کی تلاوت لحن اور ترنم کے ساتھ کی جاتی ہے اور قلم ترنم کو ادا کرنے سے قاصر ہے نیز اس سے عبارت میں کمی بیشی بھی ہو جاتی ہے۔

سمرتی[1]

اس میں اوامر و نواہی سے متعلق ایسے ضابطے ہیں جن کو برہمن کے بیس لڑکوں نے وید سے مستنبط کیا تھا۔

پُرانین

پُران قدیم کے ہم معنی ہے، پُرانیں تعداد میں اٹھارہ ہیں، ان میں سے بیشتر جانوروں، اشخاص اور فرشتوں کے نام پر رکھی گئی ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں یا تو جانوروں، اشخاص اور دیوتاؤں کا ذکر ہے یا ان کا کلام نقل کیا گیا ہے یا مختلف سوالات کے جواب ان کی زبانی بیان کئے گئے ہیں پُرانیں اہل معرفت داناؤں اور رشیوں کی بنائی ہوئی ہیں،

فقہ، کلام، خدا پرستی، زہد اور نجات کے موضوع پر ہندوؤں کی بعض مشہور کتابیں:

---

[1] سمرتی روایتی قانون یا رسم کو کہتے ہیں جو ہندوؤں کے رشی اور مقدس اشخاص وضع کرتے تھے۔ ہندوؤں کے ہاں ایک سمرتی نہیں بلکہ متعدد ہیں جن میں سے بعض پانچویں یا چھٹی صدی قبل مسیح میں لکھی گئی تھیں۔ انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجنس اینڈ ایتھکس، نیویارک ۱۹۵۵ء ۸۵۲/۱۱۔

(۱) کتاب سانک (سانکھیا): الہیات[1] پر کپل حکیم نے تصنیف کی۔

(۲) پتنجلی[2]: دنیا سے نجات کے موضوع پر۔

(۳) نایبھاش[3] (نیا بھاشا): وید کی تفسیر اور اس میں بیان کردہ واجبات وسنن پر کپل حکیم کی تصنیف۔

(۴) مہابھارت: ہندوؤں کی نظر میں اس کتاب کی عظمت اتنی زیادہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ دوسری کتابوں میں ہے وہ سب اس میں موجود ہے نیز یہ کہ جو کچھ اس میں موجود ہے کسی دوسری کتاب میں نہیں، مہابھارت کو بیاس بن پراشر نے پانڈو اور کورو کے لڑکوں کی بڑی جنگ کے زمانہ میں تصنیف کیا تھا، اس کتاب کے اٹھارہ حصّوں میں ایک لاکھ اشلوک ہیں۔

ذات پات

بیرونی[4]:-

تدبیر مملکت سے دل چسپی لینے والے پرانے بادشاہ مختلف حیثیت کے لوگوں کو باہم خلط ملط ہونے سے بچانے اور معاشرہ میں اس سے پیدا ہونے والی بدنظمی کو روکنے کے لئے ان کی طبقہ بندی کی طرف بڑی توجہ دیتے تھے اور ہر طبقہ پر لازم قرار دیتے تھے کہ جس پیشہ یا حرفہ کو اس نے اختیار کیا ہے

---

[1] اس کتاب کا موضوع الہیات قرار دینا ہماری رائے میں صحیح نہیں ہے، سانکھیا ہندو فلسفہ کی قدیم ترین مربوط منظم کتاب کا نام ہے جس کے بارے میں ہندوؤں کی رائے ہے کہ مسیح سے چھ سو برس پہلے کپل حکیم نے ساٹھ فصلوں میں لکھی تھی، اس میں معقولات کی تعداد دس کی بجائے پچیس تھی، شاید اس کے ایک دو باب الہیات سے بھی متعلق ہوں۔ کہا جاتا ہے کہ مہاتما بدھ نے اپنے فلسفہ کی بنیاد کپل کے نظریات پر رکھی تھی۔ دیکھو گلیسی آف انڈیا ص۱۰۵-۱۰۱ انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجنس اینڈ ایتھکس نیویارک ۷/۶۵۹۔ [2] پتنجلی دوسری صدی قبل مسیح کا ایک مصنف بتایا جاتا ہے جس نے فلسفہ یوگا پر یوگا سُتر نامی کتاب لکھی تھی اور اس فلسفہ کو نجات کا ذریعہ قرار دیا تھا، پتنجلی سے یہاں یہی کتاب مراد ہے۔ [3] کپل کی طرف صرف سانکھیا منسوب کی گئی ہے، ہمارے کسی مرجع سے اس بات کی تائید نہیں ہوتی کہ اس نے نایبھاش نامی کتاب بھی لکھی تھی۔ [4] کتاب الہند ص۴۹-۴۵۔

اس کو چھوڑ کر کوئی دوسرا پیشہ یا حرفہ اختیار نہ کرے اور جو شخص طبقہ بندی کی پابندی نہ کرتا تھا اس کو سزا دیتے تھے۔ قدیم کسریٰ بادشاہوں کی تاریخ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انھوں نے طبقہ بندی کا ایسا مستحکم نظام بنایا تھا جو نہ تو کسی سرکاری خدمت سے اور نہ کسی رشوت کے ذریعہ ڈھیلا ہو سکتا تھا۔ اس طبقہ بندی کو ان کے نظامِ حکومت میں اتنی زیادہ اہمیت حاصل تھی کہ جب اُردشیر بن بابک نے حکومت کی تجدید کی تو اس نے طبقہ بندی کے نظام کو بھی ان خطوط پر از سرِ نو مرتب کیا: پہلا طبقہ اُساوِرہ[1] اور شاہی افراد کا، دوسرا عابدوں، آگ کے خادموں اور مذہبی اکابر کا، تیسرا طبیبوں، منجموں اور علما کا، چوتھا کاشتکاروں اور دستکاروں کا۔

ہندو اپنے طبقوں کو برن (وَرن) کے لفظ سے یاد کرتے ہیں جس کے معنی ہیں رنگ اور باعتبارِ نسب طبقوں کو ذات کا نام دیتے ہیں، ان کے ہاں طبقوں کی چار بنیادی قسمیں ہیں:۔

سب سے اونچا طبقہ برہمنوں کا ہے، ہندوؤں کی مذہبی کتابوں میں لکھا ہے کہ برہمن، برہما (خالقِ کائنات) کے سر سے پیدا ہوا ہے، سر چونکہ جسم کا سب سے اعلیٰ عضو ہے اس اعتبار سے جنسِ انسانی میں برہمن کو سب سے اونچا مقام حاصل ہے اور اسی بنا پر ہندو اس کو اشرف ترین انسان سمجھتے ہیں۔

[1] اُساورہ جمع اُسوار تعریبِ سوار، یہ طبقہ شاہی خاندان کے گھوڑا سوار فوج پر مشتمل تھا۔

نیل سے فرات تک

از: ڈاکٹر محمد اقبال صاحب انصاری

مصنف کے اُن خطوط کا مجموعہ جو مصر، لبنان، شام، اردن، حجاز، عراق اور یروشلم سے لکھے گئے، عرب دنیا کی ہلچل، ان کی کامرانیاں اور مایوسیاں، ان کی معاشرت اور سوچ بچار وغیرہ عرب دنیا میں، خاص کر مصر میں قیام کے دوران مصنف کا اُردو دنیا کو ایک دستاویزی تحفہ۔

• صفحات ۱۸۴ ——— • قیمت مجلد ۳/-

مکتبہ بُرہان اُردو بازار جامع مسجد دہلی ۶